بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اشاعت علم وادب میں صوفیاے برعظیم پاک وہند کی خدمات کا جائزہ

ڈاکٹر محمود الحسن عارف
(شعبہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور)

Abstract

It is a fact, that the Subcontinent Indo Pak has played a central and main role in the promotion of Islamic mysticism in this territory and the whole Islamic World as a whole. And it is also a fact, that the mysticism, (Tassawwuf) has played very important role in the development and in the creation of a good literature in this region.

As early as Muslim entered in this territory, the mysticism appeared among them and all great sufies were great literary person, writer, poet, musician etc.

This article comprises upon some detail of the subject.

تصوف کا لفظ کیسے وضع ہوا اور کن کن مراحل سے گذر کر ...... موجودہ معنی ومفہوم میں استعمال ہونے لگا ہے، تصوف کی حقیقت کیا ہے اور صوفی سے کیا مراد ہے؟ آیا یہ لفظ صفائے قلبی سے ماخوذ ہے یا صوف (خرقہ). سے، یا اہل صفہ سے، ان تمام امور پر اتنی بحث ہو چکی ہے، اور شاید ...... اس سیمینار کی آئندہ مجالس میں بھی ہوگی، کہ اس پر مزید بحث وتحقیق کی ضرورت نہیں ہے ...... البتہ ایک امر واضح ہے، کہ مرور ایام سے، تصوف اور صوفیا کے الفاظ اتنے عام فہم اور اس قدر رائج ہو چکے ہیں کہ بلا مبالغہ ہر شخص ان الفاظ کو اچھی طرح سمجھتا ہے اور ان کی حقیقت وماہیت کے متعلق کافی حد تک آگہی رکھتا ہے، اس لیے بھی، ان الفاظ کی مزید وضاحت اور تشریح کی ضرورت نہیں ہوتی۔

دراصل صوفیاے کرام ...... شروع سے ہی فرائض نبوت ورسالت میں سے اہم ترین اور وقیع ترین فریضہ ...... ''تزکیۂ وتربیت نفس'' کی بجا آوری فرما کر ...... امت میں نبوت ورسالت کے فیضان کو عام کرنے کا

ذریعہ بنے رہے ہیں..... اور یہ..... یعنی تصوف..... ایک ایسی حقیقت ہے جو حضرت علی بن عثمان الہجویریؒ معروف بہ داتا گنج بخشؒ صاحب کشف المحجوب، کے بقول عہد نبوی اور عہد صحابہ وتابعین میں بغیر نام کے موجود تھی،..... مگر پھر ایک ایسا وقت آیا، کہ اس کا نام ہے، مگر حقیقت موجود نہیں ہے[(۱)]۔

اس کی مزید تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ خلافت کے ملوکیت میں تبدیل ہو جانے اور حکومتوں کی طرف سے..... اصلاح معاشرہ کے کام کو نظر انداز کیے جانے کے بعد، علما اور صوفیا کا ایک ایسا طبقہ وجود میں آ گیا جس نے حکومتوں کے اثر واقتدار سے، باہر رہ کر..... دین کی حفاظت وصیانت، اسلامی معاشرے کی اصلاح، غیر مسلموں میں دعوت وتبلیغ..... معاشرے کے بگڑے ہوے طبقوں کی تہذیب، علوم اسلامیہ کی ترویج واشاعت اور خصوصاً ''ادب اسلامی'' کے فروغ کا فریضہ نہایت عمدگی، جاں فشانی اور خوش اسلوبی سے انجام دیا، جس سے امت پر عاید ہونے والے فرض کفایہ کی بجا آوری ہوتی رہی، اس طرح بحیثیت مجموعی اگر دیکھا جائے، تو صوفیائے کرام نے..... ہر دور میں جو خدمات انجام دی ہیں، ان کا دائرہ زندگی کے ہر شعبے اور ہر میدان کو محیط ہے اور اس کا جائزہ لینا کسی ایک فرد یا ادارے کے بس کی بات نہیں ہے۔

پھر جب ہم ''برعظیم پاک وہند کے صوفیائے کرام اور ان کی خدمات'' کی بات کرتے ہیں، تو خدمات کا یہ دائرہ مزید وسیع ہو جاتا ہے، لیکن چونکہ ہمارا موضوع ''صوفیائے کرام'' کی علمی وادبی خدمات ہیں، اس لیے، ہم اپنی گفتگو کو انھی امور تک محدود رکھیں گے.....

یہاں سب سے پہلا جو تحقیق طلب مسئلہ وہ یہ ہے، کہ برعظیم پاک وہند میں ''تصوف کب اور کس ذریعے سے پہنچا؟..... اس بارے میں اگر چہ پورے وثوق سے تو کچھ کہنا مشکل ہے، تاہم اگر تو حقیقت تصوف کی بات کی جائے..... تو یہ ''حقیقت'' تو عہد خلافت راشدہ کے دوران اس سرزمین پر قدم رکھنے والے صحابہ وتابعین کے ہمراہ ابتدائی زمانے ہی میں پہنچ چکی تھی، اس لیے کہ..... یہ ایک تاریخی صداقت ہے، کہ برعظیم پاک وہند میں..... اسلام کی آمد..... خلفائے راشدین، خصوصاً حضرت عثمان غنیؓ (۲۴-۳۵ھ) کے زمانۂ مبارک میں ہوگئی تھی اور مسلمان فاتحین کا ابتدائی داخلہ..... محمد بن قاسمؒ اور ان کے ہمراہیوں کی آمد (۹۳ھ/۷۱۲ء) سے بہت پہلے ہو گیا تھا[(۲)]، اور محمد بن قاسمؒ کے حملہ سندھ کی وجہ ابتدائی دور کے مسلمانوں کے بیوی بچوں کی باحفاظت واپسی کا مسئلہ ہی بنا تھا..... اور اگر معروف معنوں میں تصوف کی بات کی جائے، تو پھر یہ سوال اہمیت رکھتا ہے کہ اصطلاحی مفہوم میں ''تصوف اور علمائے تصوف..... '' کے مبارک قدم یہاں کب اور کیسے پہنچے.....

عام طور پر..... یہ سمجھا جاتا ہے، کہ ''تصوف اور علمائے تصوف''..... کی یہاں آمد سلطان محمود غزنوی (ولادت ۳۷۱ھ/۹۷۱ء۔ فرماں روائی ۳۸۸ھ/ ۹۹۸ء تا ۴۲۱ھ/۱۰۳۰ء) اور ان کے بعد آنے والے...... مسلمان حکمرانوں کے ہمراہ ہوئی، لیکن یہ بات درست نہیں ہے، حقیقت یہ ہے، کہ سلطان محمود غزنوی کی آمد سے بہت پہلے یہاں ''معروف معنوں میں صوفیائے کرام'' کے قدم پہنچ چکے تھے، جن میں سے بطور مثال کے شیخ صفی الدین گازرونی (م۳۹۹ھ/۱۰۰۷ء)، سالار مسعود غازی (م۴۲۴ھ/۱۰۳۳ء) سید محمد اسماعیل ......(موجود ۳۹۷ء/۱۰۰۵ء) اور سید علی بن عثمان الہجویریؒ (۴۶۵ھ) وغیرہ کے اسمائے مبارکہ کا ذکر کیا جا سکتا ہے، تاہم اس میں شک نہیں، کہ .....صوفیائے کرام کی بڑی جماعت ..... سلطان محمود غزنویؒ اور اس کے جانشینوں کے ادوار حکومت میں یہاں آئی (۳)۔

اس دور میں یعنی پانچویں صدی ہجری/ گیارھویں صدی عیسوی میں ..... اصطلاحی مفہوم میں ''تصوف'' اپنی مستقل اور مخصوص شناخت قائم کر چکا تھا اور قریب قریب تمام اسلامی ممالک میں اس کے مختلف دبستاں کام کر رہے تھے، البتہ عجمی اور اسلامی تصوف کے مابین تیسری صدی ہجری سے شروع ہونے والی کشمکش ابھی باقی تھی، اور اس کے اثرات بھی کافی حد تک موجود تھے، اسی لیے ابتدائی دنوں میں یہاں آنے والے تصوف میں بھی یہ اثرات ہمیں نظر آتے ہیں۔

تاہم خوش آئند پہلو یہ ہے، کہ اس دور میں برعظیم پاک وہند کے قرب وجوار میں موجود نامور صوفیائے کرام اس خطے کی اہمیت سے بخوبی آگاہ تھے، اسی لیے اس دور ...... کے اکثر بزرگوں کے حالات میں مذکور ہے، کہ انہیں ان علاقوں اور ان خطوں میں کام کرنے کے لیے، ان کے شیوخ اور اساتذہ نے ... مامور کیا تھا...... مثال کے طور پر، شیخ علی بن عثمان المعروف بہ شیخ داتا گنج بخش کے حالات زندگی میں ہے: کہ انہیں ان کے پیر ومرشد ابوالفضل محمد بن حسن نے لاہور میں کام کرنے کی ہدایت کی تھی، جو اس وقت ''ہندومت'' کا بہت بڑا مرکز تھا۔ (۴)

اسی طرح شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ (۶۶۱ھ/۱۲۶۲ء) کے حالات میں مرقوم ہے، کہ ان کے استاد اور مربی شیخ شہاب الدین سہروردی نے انہیں، ملتان کے علاقے، ہی میں، کام کرنے کا حکم دیا تھا (۵)...... جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اس وقت دنیا کے بہترین دماغ اور بہترین اذہان ..... برعظیم پاک وہند کی جانب متوجہ تھے اور یہاں علم وادب کی اشاعت کے لیے...... علماء کے ساتھ ساتھ، صوفیا کی تقرری بھی عمل میں لائی جارہی تھی،

تا کہ علم کے ساتھ عمل کی، اور شریعت کے ساتھ ساتھ طریقت کی بہم رسانی بھی ممکن بنائی جا سکے اور عجمی تصوف کے مقابلے میں حقیقی اسلامی تصوف کو متعارف کروایا جا سکے۔

دراصل..... خلافت راشدہ کے دور میں جب کوئی علاقہ یا شہر فتح ہوتا.....تو خلیفہ اسلام کی طرف سے وہاں حکام کا تقرر بھی کیا جاتا اور اہل علم وفضل کا قافلہ بھی رشد وہدایت اور نو مسلموں کی تعلیم وتربیت کے لیے ارسال کیا جاتا[۶]، لیکن خلافت کے ملوکیت میں تبدیل ہو جانے سے، حکمرانوں کی سوچ، محض حکومت واقتدار کی حفاظت وصیانت تک محدود ہو کر رہ گئی..... اور علاقوں کی مادی فتح کے بعد، ان کی روحانی فتح واستحکام..... کی ذمہ داری..... ''اللہ کے بندگان خاص'' نے اٹھالی، چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ صدیوں تک..... افغانستان، ایران اور وسط ایشیا میں بیٹھے ہوئے..... ان ''بندگان خاص'' نے اس ذمہ داری کو اس طرح نبھایا کہ یہ خطہ بہت جلد اس بارے میں خود کفیل ہو گیا۔

پھر جوں جوں اسلامی مملکت پھیلتی اور وسعت پکڑتی چلی گئی..... توں توں..... ان بزرگوں کی ذمہ داریوں میں بھی اضافہ ہوتا چلا گیا، اور تعلیمات واحکام نبویہ کی روشنی میں یہ بزرگ..... اسلام کی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے، ان تمام علاقوں میں پھیل گئے، جہاں ان کی خدمات کی ضرورت تھی..... اور اس طرح ہندوستان کے طول وعرض.....تصوف کے فیوض وبرکات سے مستفید ہونے لگے۔

پھر جہاں تک برصغیر پاک وہند میں صوفیائے کرام کی خدمات کا تعلق ہے، تو وہ بے حد متنوع رہی ہیں۔..... اس فہرست میں اسلام کی دعوت وتبلیغ سے لیکر..... نو مسلموں اور بگڑے ہوئے مسلمانوں کی اصلاح وتہذیب، اسلامی معاشرے میں امن وامان کا قیام، مسلم معاشرے میں تحمل، اخوت اور رواداری..... کے جذبات کا فروغ، سلاطین اور حکمرانوں کی کبھی سرپرستی اور کبھی ان کے خلاف مؤثر حزب اختلاف کے طور پر ان کی سرزنش، نیز برعظیم پاک وہند میں علوم وفنون اسلامیہ کی ترویج واشاعت..... اور تعلیم وتدریس، نیز..... ادب عالیہ، یا ''ادب اسلامی'' کا فروغ شامل ہے، ان متنوع اور گوناگوں فرائض منصبی میں وقت کے ساتھ ساتھ، کمی بیشی بھی ہوتی رہی، لیکن مجموعی طور پر، صوفیائے کرام نے اسلامی معاشرے کے ''دل دانا'' اور ''قلب ہشیار'' کا فریضہ انجام دیا۔

صوفیائے برعظیم پاک وہند کی یہ خدمات اور ان کے یہ اصلاحی وتجدیدی کارنامے اس بات کے مستحق ہیں، کہ ان میں سے ہر ایک پر کسی مستقل سیمینار میں بحث ومباحثہ کیا جائے، تاہم اپنے موضوع تک محدود رہتے

ہوئے یہ کہنا مناسب ہوگا کہ علم وادب کے جن پختہ اور نیم پختہ راستوں اور جن کہکشاؤں پر چل کر ہمارا قافلہ علم وادب وہاں تک پہنچا ہے جہاں آج دنیا کھڑی ہے اور علم اور فکر کے جو روشن مینار آج بھی ہمیں اخلاقی اور فکری روشنی مہیا کر رہے ہیں، ان سب کا خمیر انہی بزرگوں اور انہی اہل علم وفضل کی جدوجہد اور قربانیوں سے اٹھایا گیا ہے اور برعظیم پاک وہند کے صوفیائے کرام نے علم وادب کے فروغ میں عموماً اور ایک صحت مند اور مثبت نوعیت کے حامل ادب کی ترویج واشاعت میں خصوصاً بے حد اہم کردار ادا کیا ہے۔

ا۔مختلف علوم وفنون میں صوفیاے کرام کی خدمات:

پھر جب ہم مختلف علوم وفنون میں صوفیاے کرام کی خدمات کا جائزہ لیتے ہیں، تو ہمیں ...... تمام علوم وفنون میں، خواہ تصنیف وتالیف کا شعبہ ہو، یا ان کی ترویج وشاعت کا پہلو، صوفیاے کرام ...... صف اول میں، کھڑے دکھائی دیتے ہیں، جس کی وجہ یہ ہے، کہ تصوف کی دنیا میں قدم رکھنے والے حضرات روحانی دنیا میں قدم رکھنے سے قبل ظاہری علوم وفنون میں ...... ''کاملیت'' حاصل کر چکے ہوتے ہیں ...... اور پھر تکمیل نفس اور باطن کی طہارت ...... انہیں دوسروں سے بہتر جذبہ وہمت عطا کرتی ہے، جس کی بنا پر وہ ''علم وادب'' کی دنیا میں بھی دوسرے طبقات سے بہت آگے نکل جاتے ہیں اور علوم وفنون کی وادیاں، ان کے انفاس مبارکہ سے سج اور سنور جاتی ہیں، مختصراً مختلف علوم وفنون میں ان کی خدمات درج ذیل ہیں:

(الف) علوم القرآن:

تمام علوم وفنون کا مرکز ...... قرآن کریم ہے اور تصوف میں رجوع الی القرآن پر خصوصی زور دیا جاتا ہے۔''برعظیم پاک وہند'' میں ...... قرآن کریم کی جو خدمت ہوئی ہے، اس میں صوفیاے کرام ...... دوسروں سے پیش پیش نظر آتے ہیں ...... چنانچہ معروف صوفی بزرگ شیخ زین الدین المہائمی (م ۸۳۵/ ۱۴۳۱ء) نے ...... تفسیر تبصیر الرحمان وتیسر المنان مرتب کی، جبکہ شیخ محمد بن احمد میاں جی بن ناصر گجراتی (م ۹۸۲ھ/ ۱۵۷۴ء) نے تفسیر المحمدی ...... ترتیب دی اور سید محمد حسینی گیسو دراز (م ۸۲۵ھ/ ۱۴۱۳ء) نے صوفیانہ تفسیر تفسیر الملتقط تحریر کی، جو ابھی تک خطی اور قلمی صورت میں موجود ہے اور اسی کا عکس لیکر ...... معروف صوفی بزرگ سید نفیس الحسینی ...... رحمہ اللہ (م ۲۰۰۸ء) نے اسے تین جلدوں میں طبع کر دیا ہے، اسی طرح شاہ کلیم اللہ جہاں آبادی (۱۱۴۲ھ/ ۱۷۲۹ء) کی تفسیر قرآن القرآن ہے ...... جس پر اس سیمینار میں ...... ایک مقالہ بھی پڑھا جائیگا، نیز علی المتقی برہانپوری (م ۹۷۵ھ/ ۱۵۶۸ء) نے شئون المنزلات اور شیخ فریدالدین گنج شکرؒ کے اخلاف میں سے شیخ محب اللہ الہ بادی (م

۱۰۵۸ھ/ ۱۶۴۸ء) نے ترجمۃ الکتاب کے نام سے، جو ترجمہ وقرآن کا مرکب حاشیہ ہے تفسیر مرتب کی، جبکہ نامور صوفی بزرگ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (۱۱۷۶ھ/۱۷۶۲ء) نے فتح الخبیر، جسے مراتب الاربعہ بھی کہا جاتا ہے تصنیف فرمائی (۷)۔

جبکہ ان کے صاحبزادے اور جانشین شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (۱۲۳۹ھ/۱۸۲۴ء) نے تفسیر عزیزی مدون کی، جو نا تمام ہونے کے باوجود علم وادب کا بہت بڑا خزانہ ہے، شاہ ولی اللہ کا...... قرآن حکیم کا فارسی ترجمہ فتح الرحمان اور شاہ عبدالقادر رائے کا اردو ترجمہ قرآن...... دونوں ادب میں بہت اونچا مقام رکھتے ہیں۔ نامور صوفی بزرگ قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی (م۱۲۲۵ھ/۱۸۱۰ء) نے تفسیر مظہری تصنیف کی، جسے اس کے فاضل مؤلف نے اپنے استاد ومربی مرزا مظہر جانجاناں شہید (م۱۱۸۰ھ/۱۷۶۲ء) سے منسوب کیا ہے اور جو بلاشبہ دنیا کی بہترین تفاسیر میں شمار ہوتی ہے،...... اسی طرح بعد کے زمانے میں مولانا اشرف علی تھانوی کی بیان القرآن اور سید کرم شاہ الازہری کی ضیاء القرآن بھی اسی زمرے میں شمار ہوتی ہیں (۸)۔

ان اہم ترین اور وقیع ترین تفاسیر سے، اس بات کا اندازہ کیا جاسکتا ہے، کہ برعظیم پاک وہند کے صوفیائے کرام کے ہاں قرآن حکیم کا مرتبہ بے حد بلند تھا اور وہ قرآن اور علوم القرآن کو بے حد اہمیت دیتے تھے۔

(ب) علم الحدیث

جہاں تک علوم الحدیث کا تعلق ہے، تو...... صوفیاے کرام کے ہاں ہمیشہ حدیث وسنت کا مقام بے حد بلند رہا ہے، بلکہ تصوف تو نام ہی اللہ اور اس کے رسول کی اتباع کا ہے، جہاں تک برصغیر پاک وہند میں حدیث پر ہونے والے کام کا تعلق ہے، تو یہاں کے صوفیا نے اس موضوع پر بھی...... بہترین کتابیں تصنیف وتالیف کی ہیں، اس موضوع کی اولین کتاب شیخ حسن بن حسن الصغانی اللاہوری (م۶۵۰ھ/۱۲۵۲ء) کی مشارق الانوار النبویہ من صحاح الاخبار المصطفویہ ہے، جس کے پہلے باب...... میں ایسی احادیث جمع کی گئی ہیں، جو حرف ''من'' سے شروع ہوتی ہیں، اور باب دوم ایسی احادیث کا مجموعہ ہے، جو حرف ''ان'' سے شروع ہوتی ہیں، باب سوم ایسی احادیث پر مشتمل ہے، جو حرف ''لا'' سے شروع ہوتی ہے...... باب چہارم ''اذ'' سے شروع ہونے والی احادیث کا ذخیرہ ہے، دوسری کتب میں شیخ علی بن حسام الدین المتقی (م۹۷۵ھ/ ۱۵۶۷ء) کی کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ہے جو دنیا بھر میں حدیث نبوی کا جامع ترین ذخیرہ تصور کی جاتی ہے۔ انہی ہی کی تلخیص البیان فی علامات مہدی آخرالزمان، شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ (م۱۰۵۲ھ/۱۶۴۲ء) کی لمعات التنقیع علی مشکوٰۃ المصابیح (۹)، انہی کی

کی ماثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ، اور تحقیق الاشارۃ إلی تعمیم البشارۃ بالجنۃ، ...... شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (م ۱۱۷۶ھ/۱۷۶۲ء) کی حجۃ اللہ البالغہ، نیز موطا امام مالکؒ کی عربی اور فارسی شروح المسوّیٰ اور المصفّیٰ، نیز تراجم ابواب البخاری، النوادر من الحدیث جس میں حدیث جنّ کا بھی ذکر ہے، الشیخ محمد طاہر پٹنی (م ۹۸۶ھ/ ۱۶۳۷ء) کی مجمع بحار الانوار فی غریب الحدیث ...... نیز الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین، قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتیؒ (م۱۲۲۵ھ/۱۸۱۰ء) کی ...... حدیث مظہری، نیز مولانا رشید احمد گنگوہی کی الکوکب الدری (شرح السنن الترمذی) ...... مولانا شیخ خلیل احمد انبیٹھوی ...... سہارن پوری کی بذل المجھود شرح ابی داؤد، الشیخ شمس الحق ڈیانوی کی غایۃ المقصود ...... اور شیخ الحدیث مولانا زکریا کاندھلویؒ کی حدیث پر چھوٹی چھوٹی متعدد کتب وغیرہ...... کا ذکر کیا جا سکتا ہے(۱۰)۔

(د) تاریخ، تذکرہ وسوانح

بزرگوں، اولیاے کرام اور علمائے عظام کے حالات وکوائف جمع کرنا اور ان سے استفادہ کرنا بھی ...... تصوف کا ایک اہم شعبہ ہے، چنانچہ اس جذبے کے تحت شیخ زین الدین بن عبدالعزیز المعبری (م بعد از ۹۹۹/۱۵۸۳ء) نے تحفۃ المجاہدین کے نام سے، مالا بار میں ۹۰۴ھ/ ۱۴۹۸ سے ۹۸۹ھ/۱۵۸۱ء تک کے علماء وصوفیا کے حالات پر مشتمل، تذکرہ لکھا، جبکہ شیخ قطب الدین محمد بن علاؤالدین احمد النہر والی (م۹۹۰ھ/ ۱۵۸۲ء)، نے ألبرق الیمانی فی الفتح العثمانی...... (یمن کے حالات اور عثمانی فتح کے واقعات)، محی الدین عبدالقادر العیدروس احمد آبادی (ولادت ۹۷۸ھ/۱۵۷۰ء) نے النور السافر عن اخبار القرن العاشر لکھی، جس میں دسویں صدی کے اہم ترین واقعات واحوال کا سال وار ذکر کیا گیا ہے(۱۱)۔

شیخ حسن الصغانی (۶۵۰ھ/۱۲۵۲ء) کا ذکر پہلے آچکا ہے، وہ بہت بڑے صوفی بزرگ تھے، انہوں نے ...... درّ الصحابہ فی بیان مواضع وفیات الصحابہ، ...... لکھی، جبکہ متاخر دور میں ...... شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے اخبار الاخیار (اردو ترجمہ مطبوعہ کراچی) مرتب کی(۱۲) جو اپنے دور ہی کی نہیں، بلکہ عصر حاضر تک کی بھی بہترین کتاب شمار ہوتی ہے۔

اسی طرح محمد غوث شطاری لاہوری (۱۱۵۲ھ/۱۷۳۹ء) کی گلزار ابرار ...... (اردو ترجمہ، لاہور ۱۳۹۵ء)، محمد مبارک کی سیر الاولیاء (اردو ترجمہ لاہور)، امیر خورد کی سیر الاولیاء، شیخ اللہ دیا چشتی کی سیر الاقطاب (نول کشور ۱۸۸۱ء)، فضل اللہ المعروف بہ درویش جمالی کی سیر العارفین (فارسی مطبع رضوی، دہلی ۱۳۱۱ھ، اردو

ترجمہ غلام احمد، شمس المطابع مراد آباد ۱۹۰۱ء)، حافظ محمد حسین مراد آبادی کی انوار العافین ...... مشتاق احمد انبیٹھوی کی انوار العاشقین (حیدر آباد، ۱۳۳۲ھ)، نیز مفتی غلام سرور قادری کی خزینۃ الاصفیاء ..... اسی طرح مولوی سید عبدالحی کی نزہۃ الخواطر ..... اور مولانا سید ابوالحسن علی الندویؒ کی سوانح شاہ عبدالقادر رائے پوری، تاریخ دعوت وعزیمت، سوانح شاہ کلیم اللہ جہاں آبادی وغیرہ کی تصنیف و تالیف ...... صوفی بزرگوں کے عظیم تاریخی ادبی کارنامے ہیں (۱۳)، جبکہ خواجہ گل محمد احمد پوری نے تکملہ سیر الاولیاء (مطبع رضوی، دہلی ۱۳۱۲ء)۔ بہابن نبیرہ قاضی حمید الدین ناگوری نے رسالہ احوال پیران حشت ...... (قلمی نسخہ)، محمد بلاق چشتی نے سیر الاقطاب (مطبع محب ہند، دہلی)، غلام معین الدین عبداللہ خویشگی نے معارج الولایۃ ...... مولانا اشرف علی تھانوی نے السنۃ الجلیہ فی الچشتیۃ العلویہ اور شیخ عبدالقدوس گنگوہی نے انوار العیون (۱۴) ..... (حالات وملفوظات شیخ احمد عبدالحق) ...... (مطبوعہ احسن المطابع، علی گڑھ) جیسی کتب مرتب کیں، جن سے تصوف کا شاندار ماضی اور ہمارے بزرگوں کے حالات بڑے واضح طور پر سامنے آتے ہیں۔

(ھ) فقہ اور علوم فقہ

دینی مسائل کا علم اور ان کا ادراک بھی حقیقی اسلامی تصوف کا ایک امتیاز ہے، اسی لیے فقہ اور اصول فقہ پر برعظیم پاک وہند میں جو کام ہوا، اس میں بھی صوفیاء ومشائخ کا حصہ بہت اہم ہے، فتاویٰ عالمگیری ..... جسے شیخ نظام کی سربراہی میں کئی علماء ومشائخ کی کمیٹی نے مرتب کیا، اس میں کئی صوفی بزرگ بھی شامل تھے، جن میں سے خاص طور پر شاہ والی اللہ محدث دہلویؒ کے جد امجد کا ذکر کیا جا سکتا ہے، جبکہ شیخ علی المتقی الہندی، کے مرید خاص رحمت اللہ بن عبداللہ سندھیؒ (م۹۹۰ھ/۱۵۸۲ء) نے المنسک الصغیر، مخدوم ضیاء الدین سندھی کے شاگرد محمد ہشام بن عبدالغفور السندھی، (۱۱۷۴ھ/۱۷۶۰ء) نے فرائض الاسلام مرتب کی۔

جبکہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (م ۱۱۷۶ھ/۱۷۶۲ء) کی الانصاف فی بیان سبب الاختلاف ...... عقد الجید فی احکام الاجتہاد والتقلید ..... قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی کی تفسیر مظہری کے علاوہ مالا بد منہ، اور مختارات، مولانا اشرف علی تھانوی کی متعدد کتب بشمول فتاویٰ، مولوی امجد علی کی (بہار شریعت) اور مولانا احمد رضا خان کے فتاویٰ سمیت دسیوں کتب مرتب ہوئیں اسی طرح بعد کے زمانے میں ...... بیسیوں کتب تصنیف وتالیف ہوئیں (۱۵)۔

(و) تصوف، حقیقت تصوف، صوفیا کے مشاغل وغیرہ

تصوف اور حقیقت تصوف شروع سے ہی ..... صوفیا کی کتابوں کا موضوع رہا ہے، چنانچہ اس موضوع پر، قریب قریب ہر بڑے صوفی بزرگ نے تحریری یا زبانی طریقے پر اظہار خیال کیا ہے۔ بارش کا پہلا قطرہ، یعنی سید علی بن عثمان الہجویری، المعروف بہ داتا گنج بخش کی کتاب ...... کشف المحجوبؔ، جو مختلف زبانوں میں ترجمہ ہو چکی ہے، اس موضوع پر بہترین کتاب تصور کی جاتی ہے، بعد میں اس عنوان پر سراج الدین عمر بن اسحاق نے لوائح الانوار فی الرد علی من انکر علی العارفین من لطائف الاسرار، ...... سید محمد گیسو دراز کی، اسماء الاسرار (حیدر آباد دکن، ۱۳۵۰ء)، انہی کی انیس العشاق (حیدر آباد، ۱۳۶۰ھ)، شیخ حمید الدین ناگوری کی اصول الطریقہ ...... اور شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (۱۱۷۶/۶۲/۱۷ء) کی القول الجمیل فی بیان سواء السبیل ...... عمدہ ترین کتب تصور کی جاتی ہیں۔ ان کے علاوہ شاہ صاحب کی انفاس العارفین (مطبع مجتبائی، دہلی ۱۳۳۵ھ/۱۹۱۷ء)؛ اور تفہیمات الٰہیہ، شاہ نظام الدین اورنگ آبادی کی نظام القلوب، قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی (م۱۲۲۵ھ/۱۸۱۰ء) کی ارشاد الطالبین، اور تائید المریدین ..... شاہ اسماعیل شہید (م۱۲۴۶ھ/ ۱۸۳۱ء) کی عبقات اور محمد بن فضل اللہ (م۱۰۲۹ھ/۱۶۲۰ء)، مرید وجیہ الدین گجراتی ...... کی وحدۃ الوجود کے مسائل پر التحفۃ المرسلۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ...... بہترین کتب شمار ہوتی ہیں، جبکہ صوفیانہ طریقۂ کار پر، محمد بن خطیر الدین المعروف بہ غوث گوالیاری نے فارسی میں الجواہر الخمسہ ...... مرتب کی، جسے ان کے شاگرد اور مرید بھڑوچ کے مولوی صبغۃ اللہ نے عربی میں ترجمہ کیا۔

اسی طرح، تاج الدین زکریا (م۱۰۵۰ھ/۱۶۴۰ء) نے الرسالہ فی سلوک خلاصۃ السادات النقشبندیہ ...... مرتب کیا ...... یہ مصنف جامی کی نفحات الانس اور واعظ کاشفی کی رشحات کو عربی میں ترجمہ کر چکے ہیں (۱۶)، جبکہ متاخر دور میں ...... شاہ غلام علی دہلوی کی مقامات مظہریہ اور انہی کے دوست اور ساتھی مرزا نعیم اللہ بہرائچی کی معمولات مظہریہ اور بشارات مظہریہ اور معمولات مظہریہ (فارسی) ...... مولانا اشرف علی تھانوی کے مواعظ و مکتوبات اور مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی سوانح عبدالقادر اور تاریخ دعوت وعزیمت وغیرہ کا ذکر کیا جا سکتا ہے، جن میں حقیقت تصوف پر بہت بڑا سرمایہ مرتب کیا گیا ہے (۱۷)۔

(ی) ملفوظاتی ادب، مکتوبات اور خطبات

برعظیم پاک وہند میں صوفیاے کرام کی تعلیمات کا بہت بڑا حصہ ملفوظات و مکتوبات ...... اور خطبات کی صورت میں موجود ہے ... صوفی بزرگوں میں سے معروف بزرگ شیخ نظام الدین اولیاء (۷۲۵ھ/۱۳۲۴ء) کے خطبات میں سے ایک خطبہ ایسا ہے، جو زبان و بیان کے اعتبار سے بے مثال ہے، اس میں عربی کی ترکیبیں اور

لفظوں کی بندش عمدہ اور اس کے مضامین بے حد اعلیٰ وارفع ہیں فرماتے ہیں:

الحمد لله الذی قصرت عن رویته ابصار الناظرین وعجزت عن نعته اوهام الواصلین ابتدع بقدرته الخلق ابتداً واخترعهم علیٰ مشیته اختراعاً..... (۱۸)

اسی طرح شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، شاہ عبدالعزیز دہلویؒ (۱۲۳۹ھ/۱۸۲۴ء)، شاہ اسماعیل شہید اور سید احمد شہید کے خطبات، اور متأخر زمانے میں مولانا اشرف علی تھانوی اور سید ابوالحسن علی ندوی کے مواعظ وخطبات بڑی وقعت رکھتے ہیں (۱۹)۔

جہاں تک ملفوظات کا تعلق ہے، تو ان میں شاہ نظام الدین اورنگ آبادی کے ملفوظات وحالات کا مجموعہ احسن الشمائل کے نام سے خواجہ کامگار خان (قلمی نسخہ علی گڑھ یونیورسٹی) نے مرتب کیا، سید محمد حسینی گیسودراز کے ملفوظات کا مجموعہ، جوامع الکلم کے عنوان سے، ان کے فرزند سید محمد اکبر چشتی نے مرتب کیا (مطبوعہ انتظامی پریس عثمان گنج ...... حیدرآباد)، شیخ نصیر الدین چراغ دہلی، کے ملفوظات کا ایک مجموعہ شیخ گدا مرید شیخ نصیر الدین چراغ دہلی نے تحفۃ النصائح کے نام سے ترتیب دیا (مطبع نور، لاہور ۱۲۸۳)، اور دوسرا مجموعہ خیر المجالس کے عنوان سے مدون ہوا، جبکہ خواجہ حمید الدین ناگوری کے ملفوظات کا مجموعہ سرور الصدور کے نام سے طبع ہوا، اسی طرح شیخ نظام الدین اولیاء دہلوی کے ملفوظات فوائد الفواد کو خواجہ امیر حسن سجزی نے (مطبوعہ نول کشور، ۱۳۰۲ھ) اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کے ملفوظات کو قاضی بشیر الدین میرٹھی (مطبوعہ ..... میرٹھ ۱۳۱۴ھ) نے مرتب کیا، اسی طرح مولانا اشرف علی تھانوی (م ۱۹۴۳ء) کے ملفوظات کا مجموعہ الافاضات الیومیہ...... کے عنوان سے مدون کیا گیا، اسی طرح دوسرے کئی بزرگوں کے ملفوظات بھی تدوین وتالیف کے مرحلے سے گذرے ہیں..... ان مجموعوں میں ان بزرگوں کے حالات زندگی کے علاوہ ان کے خیالات کا صحیح عکس بھی دکھائی دیتا ہے (۲۰)۔

اسی طرح مکتوبات کے نام سے تاریخ تصوف کا بہترین سرمایہ مرتب کیا گیا ہے، اس فہرست میں شیخ احمد سرہندی المعروف بہ مجدد الف ثانیؒ کے مکتوبات (بعنوان مکتوبات امام ربانی، مطبوعہ نول کشور ۱۸۷۷ء)، سید محمد گیسودراز کے مکتوبات (حیدرآباد ۱۳۶۴ء)، سید اشرف جہانگیر کے مکتوبات (قلمی نسخہ علی گڑھ یونیورسٹی)، شیخ شرف الدین یحییٰ منیریؒ کے مکتوبات (نول کشور ۱۸۸۸ء)، شیخ عبدالحق گنگوہی کے مکتوبات (مطبع احمدی دہلی)...... اور شاہ کلیم اللہ جہاں آبادی کے مکتوبات ..... (مرتبہ مولوی محمد قاسم کلیمی)، شاہ ولی اللہ کے مکتوبات، نیز

مرزا مظہر جانجاناں، کے مکتوبات کلمات سعید یہ اور مکاتیب مرزا مظہر جانجاناں (طبع عبدالرزاق بمبئی، ۱۹۶۶ء) کا ذکر کیا جاسکتا ہے، جن میں سے ہر ایک مجموعہ نے ہندوستان کی تاریخ پر بے پناہ اثر ڈالا ہے۔

(ج) مشائخ وصوفیا کی شعر وشاعری

برعظیم پاک وہند کی تاریخ میں، بہت سے ایسے صوفیائے کرام گذرے ہیں، جو تصوف میں بھی صف اول میں شمار ہوتے تھے اور انہوں نے شعر وشاعری کے میدان میں بھی، اپنی سبقت کا لوہا منوایا ہے۔

ان بزرگوں کی علم وادب کی اشاعت میں خدمات کی کئی جہات ہیں...... بہت سے صوفیائے کرام ایسے تھے، جنہوں نے اپنے اعلیٰ ترین ادبی ذوق کا مظاہرہ کرتے ہوئے... نظم اور نثر دونوں میں عمدہ ترین ''ورثہ'' چھوڑا ہے۔ بعض صوفیائے کرام نثر کے اور بعض نظم وشعر کے ماہر اساتذہ شمار ہوتے ہیں اور انہوں نے بذات خود شعر وشاعری کے میدان میں، اپنی کامیابی کے جھنڈے گاڑے ہیں، جبکہ بہت سے صوفیائے کرام نے اپنے مریدین اور اپنے زیر تربیت افراد کی تربیت کچھ اس طرح کی اور ان کے فکر وذہن کی اس طرح نشوونما کی کہ انہوں نے علم وادب کو، ایک نئی جہت اور نئی وسعت عطا کیا..... اور کئی ایسے..... صوفیاے کرام تھے، جن کی ذاتی قربانی اور ذاتی زندگی نے شعر وادب پر ایسا اثر ڈالا، کہ اس سے، شعری تخلیق کی جہات بدل گئیں۔

صوفیاے کرام کی شاعری، اگر چہ دیکھنے میں عام شعرا ہی کی طرح کی نظر آتی ہے، مگر وہ حقیقت میں، ان سے بہت مختلف ہوتی ہے، ان کی شاعری...... عشق مجازی کے بجائے ''عشق حقیقی'' کا مظہر ہوتی ہے اور ان کی شاعری میں جس محبوب کا ذکر ہوتا ہے، وہ دنیوی محبوب کی جگہ محبوب حقیقی ہوتا ہے، جس کی محبت میں صوفی ہمیشہ مرغ بسمل کی طرح بے تاب رہتا ہے، اسی بنا پر، ان کی محبت میں...... پاکیزگی، علو ہمتی، اولوالعزمی، افکار ومعانی کی بلندی اور اعلیٰ ترین انسانی اوصاف وکمالات کی جھلک نظر آتی ہے، اور یہ اوصاف صوفیا کی شاعری اور ان کے ادب کو دوسروں سے ممتاز کرتے ہیں... جیسا کہ شیخ ابن العربی فرماتے ہیں:

صح عند الناس انی عاشق

غیر ان لم یعرفو عشقی بمن

(لوگ یہ تو جانتے ہیں، کہ میں عاشق ہوں، مگر یہ نہیں جانتے کہ میرا عشق کس کے ساتھ ہے)

درج بالا..... امور کی چند امثلہ...... درج ذیل ہیں۔

ا۔شیخ علی بن عثمان الہجویریؒ کی شاعری:

یہ بات تو سب لوگوں کو معلوم ہے، کہ سرخیل اولیا حضرت علی بن عثمانؒ...... ہجویریؒ اولیاء اللہ کے سرتاج تھے، لیکن لوگ یہ نہیں جانتے کہ آپ ایک اچھے نثر نگار ہونے کے ساتھ ساتھ ''فارسی زبان'' کے اچھے شاعر بھی تھے.. آپ کے چند اشعار درج ذیل ہیں۔

اشتیاقت روز وشب دارم دلا
عشق تو دارم نہاں و برملا
جان بخواہم داد اندر کوے تو
گو مرا آزار آید یا بلا
سوز تو دارم میان جان ودل
میہد ہم از عشق تو ہر سو صدا
دلبر از تو ہمے خواہم تو
کن تو ''آرے'' ومکن ہرگز تو''لا''
اے علی تو فرحی در شہر وکو
دہ ز عشق خویشتن ہر سو صدا (۲۱)

(اے محبوب میں تیرا دن رات اشتیاق رکھتا ہوں، میرے دل میں تیرا مخفی اور اعلانیہ عشق موجود ہے، میں چاہتا ہوں کہ تیرے کوچے ہی میں میری جان نکلے، خواہ مجھے اس کے لیے تکلیف یا آزمائش اٹھانا پڑے، اپنی جان اور اپنے دل میں تیرا ہی سوز رکھتا ہوں، تیرے عشق ہی کی میں ہر طرف صدا لگاتا ہوں، اے میرے محبوب میں تجھ سے وصال چاہتا ہوں، اور تو ہاں کہنا اور ہرگز ناں نہ کہنا، اے علی تو شہر اور صحرا میں اپنے عشق کی ہر طرف صدا لگاتا رہے)

۲۔خواجہ فریدالدین گنج شکرؒ

اسی طرح نامور صوفی بزرگ اور شیخ طریقت شیخ فرید الدین گنج شکر (م ٦٦٤ھ/ ١٢٦٥ء) بھی اپنے زمانے کے عظیم صوفی بزرگ اور مجدد وقت تھے، انہوں نے اپنی تعلیمات وفیوض کے ذریعے...... وسطی پنجاب، بلکہ سندھ تک کے علاقے کو متاثر کیا......

شیخ فرید الدینؒ کے متعلق آپ کے تذکرہ نگاروں نے لکھا ہے کہ آپ عربی، فارسی ... اور علاقائی زبانوں میں شعر کہتے تھے ...اور آپ کے خصوصی سوانح نگار، امیر خورد نے آپ کے کئی اشعار نقل کیے ہیں..... مثلاً ایک رباعی میں فرماتے ہیں

تو گدائی دور باش از بادشاہ
تا نیابد بردر تو دورباش
گر وصال شاہ میداری طمع
از وصال خویشتن مہجور باش (۲۲)

(تو گدا ہے، بادشاہ سے دور رہ، تاکہ وہ تجھے تیرے دروازے پر نہ پائے، اگر تجھے بادشاہ سے ملاقات کی خواہش ہے، تو تو خود اپنے آپ کی ملاقات سے دور رہ)

نامور مؤرخ .. محمد ابراہیم فرشتہ ...... نے ان کی یہ رباعی نقل کی ہے

گیرم کہ بشب نماز بسیار کنی
در روز دوائی شخص بیمار کنی
تادل نکنی زغصہ وکین خالی
صد خرمن گل برسر یک خار کنی (۲۳)

(مجھے علم ہے کہ تو رات کو بہت نمازیں پڑھتا ہے اور دن کے وقت بیماروں کا علاج معالجہ کرتا ہے، مگر جب تک تو اپنے دل کو غصہ اور کینہ سے خالی نہیں کرے گا، پھولوں کے سو کھیت ایک کانٹے کی نذر کر دے گا)

اردو کی ابتدائی تاریخ کے متعلق جو جدید تحقیقات ہوئی ہیں ان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اردو زبان کی تاسیس جن بزرگوں نے کی ان میں خواجہ فرید الدین گنج شکر بھی شامل ہیں، انہوں نے .....اس وقت کی عوامی زبان میں جو بعد میں اردو کے نام سے مشہور ہوئی، کئی اشعار بھی نظم کیے ہیں، جن میں سے درج ذیل اشعار کا ذکر مولوی عبدالحق بابائے اردو نے کیا ہے۔

تن دھونے سے دل جو ہوتا پوک
پیش رو اصفیا کے ہوتے غوک
ریش سبلت سے گر بڑے ہوتے

بوکڑواں سے نہ کوئی بڑے ہوتے
خاک لانے سے گر خدا پائیں
گائے بیلاں بھی واصلاں ہوجائیں
گوش گری میں گر خدا ملتا
گوش چوہاں (؟) کوئی نہ واصل تھا(۲۴)

ایک اور نظم میں فرماتے ہیں

وقت سحر وقت مناجات ہے
خیز دراں وقت کہ برکات ہے
نفس مبادا کہ بگوید ترا
خسپ چہ خیزی کر ابھی رات ہے
باتن تنہا چہ روی زیر زمین
نیک عمل کن کہ رہے سات ہے
پند شکر گنج نہ بدل جان شنو
ضائع مکن عمرکہ ہیہات ہے(۲۵)

۳۔ خواجہ نظام الدین اولیاء، دہلویؒ

اسی طرح ...... خواجہ نظام الدین اولیا دہلویؒ بھی اپنے زمانے کے زمانہ ساز ولی تھے، ان کی تعلیمات نے پورے ہندوستان کو متاثر کیا...... انہوں نے اپنے زیر سایہ نہ صرف یہ کہ امیر خسرو جیسے کئی شعراء اور ادیبوں کی تربیت کی، بلکہ خود بھی شعر کا عمدہ ذوق رکھتے تھے...... ان کی یہ رباعی ..... سیر الاولیا میں نقل ہوئی ہے

خسرو کہ نظم ونثر مثلث کم خاست
ملکیت ملک سخن آں خسرو راست
این خسرو ما است ناصر خرو نیست
زیرا کہ خدائے ناصر خسرو ماست(۲۶)

(خسرو کہ نظم ونثر میں ان جیسا کوئی اور نہیں اٹھا، ... وہ سلطنت سخن کا بادشاہ ہے، وہ ہمارا خسرو ہے،

ناصر خسرو نہیں ہے، اس لیے کہ ہمارے خسرو کا مدد گار اللہ ہے)

۴۔ خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ کی شاعری:

خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ...... (م ۶۳۳/ مارچ ۱۲۳۵ء) کی ذات برعظیم پاک وہند میں تصوف کی تاریخ کی...... ایسی دل آویز شخصیت ہے جن کے فیض نے مشرق ومغرب کو متاثر کیا ہے،..... شیخ معین الدین چشتیؒ اجمیری...... سخن شناس ہونے کے ساتھ ساتھ...... شعر وشاعری سے بھی عمدہ لگاؤ رکھتے تھے...... ان کے تذکرہ نویسوں کے مطابق ان کے اشعار کی تعداد سات آٹھ ہزار کے قریب تھی..... آتش کدہ میں آپ کی یہ دو رباعیاں بھی نقل ہوئی ہیں:

عاشق ہر دم فکر رخ دوست کند معشوق کرشمۂ کہ نکو است کند
ماجرم وگنہ کنیم واو لطف وعطا ہر کس چیز یکہ لائق اوست کند (۲۷)

(عاشق کو ہر وقت اپنے محبوب کا چہرہ دیکھنے کی آرزو رہتی ہے اور معشوق کو عمدہ طریقے پر نظر آنے کی تمنا رہتی ہے...... ہم جرم اور گناہ کرتے ہیں، مگر اللہ تعالیٰ لطف وکرم فرماتا ہے، ہر شخص جو شے اس کے لائق ہو، وہی کرتا ہے)

ایک دوسری رباعی میں فرماتے ہیں

اے بعد نبی برسر تو تاج نبی اے دادہ شہاں زتیغ تو باج نبی
آنی تو کہ معراج تو بالا تر شد یک قامت احمدی زمعراج نبی (۲۸)

علامہ اقبال نے ذیل کا شعر آپ ہی سے منسوب کیا ہے

سر داد نداد دست در دست یزید حقا کہ بناے لا الہ اللہ است حسین (۲۹)

سیر السالکین میں ہے کہ آپ کے دیوان میں سات ہزار اشعار تھے، مگر وہ گم ہوگیا ہے۔

۵۔ سید محمد گیسو درازؒ (...../۱۳۲۱ء۔...../۱۴۲۲ء):

سید محمد گیسو دراز جنوبی ہند میں تصوف کے بے تاج بادشاہ تھے، آپ کی کوششوں سے اس علاقے میں اسلام کی اشاعت ہوئی، آپ روحانیت کے آفتاب عالمتاب تھے، اور اس کے ساتھ ساتھ اچھے نثر نگار اور شاعر بھی تھے، آپ کا دیوان مولوی سید عطا حسین صاحب کی تصحیح کے بعد شائع ہوگیا ہے، زیادہ تر غزلیں ہیں، جن میں عام

عاشقانہ رنگ میں خیالات وجذبات کا اظہار کیا گیا ہے۔ چند اشعار ملاحظہ ہوں، جن میں کتابوں کے سائل کو کس خوب صورتی سے جواب دیا گیا ہے۔

معشوقہ من کتاب من شد ۔ بستہ دلِ من بدو کشا داست
گوئی کہ مرا بہ رعایت دہ معشوقہ بہ عاریت کہ داداست (۳۰)

(میری کتاب میری محبوبہ ہے۔ میرا غمزدہ دل اسے دیکھ کر کھل اٹھتا ہے۔ تیرا مطالبہ ہے کہ میں تجھے یہ کتاب عاریۃ دے دوں، بھلا کسی نے اپنی محبوبہ کو بھی عاریۃ دیا ہے؟)

صوفیائے کرام نے اپنا پیغام پہنچانے کے لیے مقامی اور علاقائی زبانوں کا بھی سہارہ لیا ہے، چنانچہ مذکور ہے، کہ سید محمد گیسودراز نے فارسی کے ساتھ کچھ کتابیں دکنی زبان میں بھی تحریر کی ہیں، میں سے معراج العاشقین چھپ چکی ہے۔

۶۔ شیخ نصیرالدینؒ چراغ دہلی

شیخ نصیر الدین چراغ دہلی عربی کے شاعر تھے، اپنے استاد محترم شمس الدین یحیٰی اودھوی کے متعلق فرماتے ہیں۔

سألت العلم من احیاک حقا فقال العلم شمس الدین یحی

(میں نے علم سے پوچھا کہ سچ بتا تجھے کس نے زندہ رکھا ہے، وہ بولا شمس الدین یحیٰی نے)

۷۔ قاضی عبدالمقتدرؒ

قاضی عبدالمقتدر چشتی خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی کے مرید اور شاگرد تھے۔ انہوں نے عربی میں مشہور قصیدوں لامیہ کیا۔ جس میں وہ فرماتے ہیں:

یا سائق فی الاسحار واللیال سلم علی سلمی وابک ثم سلی

(سحری اور رات کے وقت ہودج کو ہانکنے والے، سلمی کو سلام کیا، پھر رونا اور تسلی دینا)

اس طرح پیر اور مرید دونوں ہی اپنے دور کے عمدہ شاعر تھے۔ ان کی شاعری کے مزید نمونے ان کی کتب اور ملفوظات میں ملتے ہیں۔

۸۔ سید مخدوم محمد گیلانیؒ

ہندوستان میں سلسلۂ قادریہ کی ابتدا شاہ نعمت اللہ قادری (م / ۱۴۳۰ء) سے ہوئی، لیکن صحیح طور پر یہ سلسلہ مخدوم محمد گیلانی حلبی (م / ۱۵۱۷ء) سے پھیلا ۔ آپ بھی شاعر تھے اور قادری تخلص کرتے تھے، سلطان سکندر لودھی، آپ کا عقیدت مند تھا ۔ آپ کے اکثر اشعار حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی کی تعریف میں ہیں، لیکن غزلوں کا ایک دیوان بھی ہے ۔ چند اشعار یہ ہیں۔

رندیم و قلندریم و چالاک　　استیم و معربدیم و بے باک
جامیم و صراحیم و بادہ　　دُرّو صد فیم و بحر و خاشاک
والی و لایت شش و پنج　　حامی بلاد فہم و ادراک
مجموعہ راز عالم دل　　منصوبہ کشائے سرّ لولاک
بگذشتہ ز خویش بے کدورت　　نگذشتہ زعشق جوہر خاک
ما بلبل بوستان قدسیم　　شہباز سفید دست انسیم (۳۱)

(ہم رند، قلندر اور چالاک مست/ بے خوف ہیں، نیز جام، صراحی، پیالہ، موتی، صدف، سمندر اور خاشاک ہیں،...... پینسٹھ ولایتوں کے والی اور فہم وادراک کی مملکتوں کے حاکم، عالم کے راز دان، راز لولاک کے منصوبہ کشا، خود سے بے کدورت ہو کر گذر جانے والے، مگر عشق کے جو ہر خاک سے نہ گذرنے والے، ہم بوستان قدس کی بلبل ہیں، انس ومحبت کے سفید ہاتھ والے شہباز ہیں)

۹۔ خواجہ محمد باقی باللہؒ:

ہندوستان میں سلسلہ نقشبندیہ کی بنیاد جس بزرگ نے رکھی وہ خواجہ محمد باقی باللہ تھے، انہیں خواجہ عبیداللہ احرار سے خاص طور پر تعلق خاطر تھا...... انہوں نے سلسلۃ الامراء کے نام سے جو رباعیاں لکھیں، ان میں سے ایک یہ ہے۔

این سکہ کہ من زدم بنام فقر است　　ایں روشنی از نور تمام فقر است
برخیز و رہ خواجہ احرار بگیر　　کاں راہ ز سرحد مقام فقر است (۳۲)

(میں نے جو سکہ چلایا ہے، وہ فقر کے نام کا اور تمام روشنی فقر کے نام کی ہے، اٹھ اور خواجہ عبیداللہ احرار والا طریقہ پکڑ لے کہ یہ راستہ مقام فقر کی سرحد سے شروع ہوتا ہے)

انہوں نے اپنے ایک صاحبزادے کی ولادت پر یہ اشعار لکھے:

یا رب کہ طلسم خود کشائی این طفلک ماباو نمائی
خود راتمام خود گذارد چوں نخل زدانہ سر برآرد
چندیں ہمہ آفتاب رفتند در بحر تو چوں حباب رفتند (۳۴)
این قطرہ ہم از شمار ایشاں در موج خودش بکن پریشاں

ترجمہ: اے پروردگار خود کو ظاہر کرنے کا کیا بھید ہے، یہ ہمارا بچہ ہے، مگر اس کی قدرت کا اظہار ہے، خود کو مکمل طور پر خود سے گذارتا ہے، اور کھجور کی طرح دانہ سر باہر نکالتا ہے، کتنے ہی آفتاب چلے گئے، جو تیرے سمندر میں ایک بلبلے کی طرح ختم ہوگئے، یہ قطرہ بھی انہی میں سے شمار کرلے، اسے بھی اپنی موجوں میں پریشان کردے۔

۱۰۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ...... کی شاعری:

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (م۱۸۲/۱۷۶۶ء) ..... اپنے دور کے عظیم ترین عالم، عربی اور فارسی کے بہت اچھے نثر نگار، بحر تصوف وطریقت کے عظیم ترین شناور فلسفے اور کلام کے نازک مسائل کا حل کرنے والے عظیم ترین مفکر تھے...... ان کی شخصیت کا خاص پہلو یہ ہے، کہ وہ فارسی اور عربی کے شاعر بھی تھے، ان کی شاعری پر حال ہی میں ..... شعبہ عربی سے پی ایچ کا کام ہوا ہے ..... مقالہ نگار کا نام ڈاکٹر محمد افضل ہے، جو اس وقت سعودی عرب میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔

شاہ صاحب نے غزلوں اور رباعیوں کا ایک معتد بہ ذخیرہ چھوڑا ہے، ان کے منظوم کلام میں زیادہ تر تصوف اور معرفت کے مضامین ادا ہوئے ہیں، لیکن اشعار میں رسمی عاشقانہ خیالات بھی ملتے ہیں، مثلاً فرماتے ہیں

علمے کہ نہ ماخوذ زمشکواۃ نبی است واللہ کی سیرابی ازاں تشنہ لبی است
جائے کہ بود جلوۂ حق عالم وقت تابع شدن حکم خرد بوالہبی است

(جو علم کہ نبوت کے طاقچے سے ماخوذ نہ ہو، اللہ کی قسم اس سے ہونٹوں کی پیاس بھلا کب بجھتی ہے، جب کوئی وقت کا عالم عقلی حکم کا پیرو کار ہوجائے تو وہ یہ بولہبی ہے) ..... علامہ اقبال نے اپنے کلام میں ''بولہبی'' کی اصطلاح شاید انہی سے لی ہے۔

دوسری رباعی میں، وطن اصلی میں واپسی کا مضمون عجیب انداز سے باندھا ہے، فرماتے ہیں:

بوے جاں می رسد از باد یمن در دو جہاں | شاہ ملک یمنم سوے یمن باز روم
تا بکے محنت مہجوری و دوری بکشم | نازنین وطنم سوے وطن باز روم
تا بکے ہمدمی سنگ بود شیوۂ من | گوہرے از عدنم سوے عدن باز روم (۳۴)
تا بکے بستہ زنجیر تعلق باشم | آہوے از ختنم سوے ختن باز روم

(دونوں جہانوں میں یمن سے اپنی جان کی خوش بو آرہی ہے، میں تو ملک یمن کا بادشاہ ہوں، یمن کو لوٹ جاؤں گا، میں کب تک جدائی اور دوری کی مشقت برداشت کروں، اپنے وطن کا نازنین ہوں اپنے وطن کو لوٹ جاؤں گا، پتھر سے دوستی کی عادت بھلا کب تک رہے گی، میں تو عدن کا موتی ہوں عدن کو لوٹ جاؤں گا، میں تعلق کی زنجیر کے ساتھ کب تک بندھا رہوں گا، میں تو ملک ختن کا ہرن ہوں، ختن کو لوٹ جاؤں گا۔)

اسی طرح شاہ صاحب کے والد شاہ عبدالرحیم، ان کے صاحبزادے شاہ عبدالعزیز اور شاہ رفیع الدین بھی فارسی کے شاعر تھے۔

۱۱۔ شاہ گلشن دہلویؒ:

سلسلہ نقشبندیہ کے متاخر بزرگوں میں ایک بزرگ شاہ گلشن دہلوی بھی تھے، وہ شیخ عبدالاحد کے خلیفہ مجاز تھے، بہت عمدہ شعر کہتے تھے...... اپنے پیر و مرشد کے عرف گل شاہ کی مناسبت سے اپنا تخلص ''گلشن'' رکھا، سرو آزاد میں آپ کے ایک سیر ضخامت دیوان کا ذکر ہے، اور میخانۂ درد میں دو لاکھ اشعار کا اندازہ لگایا گیا ہے، مثلاً آپ فرماتے ہیں:

بدوش رفتہ سجدہ ہا کردم منت ہائے ما است برسرما
سخت جاناں نیستند از چارہ سازاں کامیاب
مومیائی نفع کے بخشد شکست سنگ را
بہ چشم خویش نگر سحر سامری این است
نظر بہ آئینہ کن شیشہ وپری ایں است
گشتم شہید تیغ تغافل کشیدنت
جانم زد مست برد غزالانہ دیدنت (۳۵)

اردو کا مشہور شاعر ولی دکنی ان کا شاگرد تھا

۱۰۔ مرزا مظہر جانجاناں دہلویؒ:

جبکہ سلسلۂ نقشبندیہ ہی کے ایک دوسرے بزرگ مرزا مظہر جان جان شہید (۱۶۹۹۔۱۷۸۰ء) جہاں مجددی سلسلے کے مجدد اور اس کے بنیادی ستون شمار ہوتے ہیں وہیں فارسی اور اردو کے بڑے شعراء میں بھی ان کا ذکر ہوتا ہے۔ انہوں نے اردو اور فارسی میں جو اشعار کیے ہیں، وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ انہوں نے ہر صنف شعر میں طبع آزمائی کی ہے، ان کے ذہن صافی میں جو پاکیزہ ترین خیالات آتے تھے، ان کا اندازہ، ان کی درج ذیل نظم سے ہوتا ہے، فرماتے ہیں:

خدا در انتظار حمد مانیست   محمد چشم بر راہ ثنا نیست
خدا خود مدح گوئے مصطفیٰ بس   محمد حامد حمد خدا بس
منا جاتے اگر باید تواں کرد   بہ بیتے ہم قناعت میتواں کرد
محمد از تو میخواہم خدارا   الٰہی از تو عشق مصطفیٰ را (۳۶)

(اللہ تعالیٰ ہماری حمد کے۔۔۔۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف سے تعریف وثنا کے منتظر نہیں ہیں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ رب العزت کے مدح گو اور اللہ کے لیے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد کافی ہے۔۔۔۔ اللہ سے اگر کوئی دعا کی جاسکتی ہے، تو اس کے لیے ایک مصرعہ بھی کافی ہے۔۔۔۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ سے اللہ رب العزت تک رسائی کا اور اے اللہ تجھ سے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کا سوال کرتا ہوں)

صوفیاے کرام کی ادبی اور علمی خدمات کا سلسلہ اگر برعظیم پاک وہند کی مقامی زبانوں تک پھیلائیں، تو ہمیں مقامی زبانوں کا گلشن طرح طرح کی علمی اور ادبی خدمات سے بھرا ہوا نظر آتا ہے، یہاں کی مقامی زبانوں میں سے تمام زبانیں صوفیا کے ادب سے گل سر سبد نظر آتی ہیں۔۔۔ خصوصاً سندھی، بلوچی، خیبر پختونخواہی، براہوی، پنجابی، کشمیر، سرائیکی، رچناوی اور بنگالی وغیرہ میں۔۔۔ صوفیاے کرام نے اتنا وسیع ادب تخلیق کیا کہ اس سے اس سرزمین کے تمام لوگ ہی مستفید اور مستفیض ہوے ہیں۔

مصادر ومراجع

۱۔ کشف المحجوب طبع احمد ربانی، مع مقدمہ ڈاکٹر مولوی محمد شفیع، لاہور، ص ۳۱۔۴۰۔

۲۔ البلاذری، فتوح البلدان، مطبوعہ دمشق، (باب فتح السند)

۳۔ دیکھیے نزہۃ الخواطر، مطبوعہ حیدر آباد دکن ۱۳۶۶ھ/۱۹۴۷ء، ص ب، ت۔

۴۔ خزینۃ الاولیاء، ۲/۲۵۰۔

۵۔ دیکھیے شیخ عبدالحق محدث دہلوی، اخبار الاخیار، ص ۴۴۔

۶۔ دیکھیے شبلی نعمانی، الفاروق، مطبوعہ لاہور۔

۷۔ عبدالحی لکھنوی، نزہۃ الخواطر، مطبوعہ دہلی، ۱/د۔ ھ۔ و؛ زبید احمد ڈاکٹر، The contribution of India to the Arabic Literature، ص ۱۳۔

۸۔ محمد اکرام، رود کوثر.....

۹۔ نزہۃ الخواطر، ۱/ص د۔ ھ۔ و؛ زبید احمد ڈاکٹر، The contribution of India to the Arabic Literature، مطبوعہ الہ آباد، ۱۹۶۴، The commentries on Quran، ص ۱۵۔۳۸؛

۱۰۔ زبید احمد، Hadith Literature of India، ص ۴۱۔۶۰؛ مولوی عبدالحی، نزہۃ الخواطر، وبہجۃ المسامع والنواظر، ۱/ص ھ۔ ز۔

۱۱۔ زبید احمد، ص ۱۷۵۔

۱۲۔ فارسی نسخہ مطبع مجتبائی، دہلی ۱۳۰۹ء، اردو ترجمہ مسلم پریس دہلی، ۱۳۲۸ھ۔

۱۳۔ عبدالحی لکھنوی، نزہۃ الخواطر، ۱/ص ح۔ ط؛ زبید احمد، ۱۶۸۔۱۹۱۔

۱۴۔ دیکھیے نظامی، ڈاکٹر، تاریخ مشائخ چشت، ص

۱۵۔ زبید احمد، Literature on Fiqh، ص ۶۲۔۷۹۔

۱۶۔ عبدالحی، نزہۃ الخواطر، ص ۷، وبعد۔

۱۷۔ مولوی عبدالحق، بابائے اردو، قاموس الکتب اردو، بذیل تصوف

۱۸۔ زبید احمد، ص ۲۱۶۔

۱۹۔ زبید احمد، ڈاکٹر، ص

۲۰۔ دیکھیے خلیق احمد نظامی، تاریخ مشائخ: چشت مطبوعہ دہلی، ص ۴۴۴، ۴۴۷، ص ۴۵۶۔

۲۱۔ محمد اکرام، آب کوثر، ادارہ ثقافت اسلامیہ، ۱۹۶۶، ص ۷۷۔

۲۲۔ امیر خورد، سیر اولیاء، ص ۴۶۴، ۴۷۳، ... مطبوعہ دہلی۔

۲۳۔ خلیق احمد نظامی، ڈاکٹر Sheikh Farid-ul-Din Gang Shakar، مطبوعہ یونیورسٹی کیمپس لاہور، ب۔ت، ص ۸۵۔

۲۴۔ ایضاً، بحوالہ مولوی عبدالحق، بابائے اردو۔

۲۵۔ آب کوثر، ص ۱۸۱۔

۲۶۔ سیر الاولیاء، ص ۵۳۔

۲۷۔ چند برس قبل مطبع نولکشور نے دیوان خواجہ معین الدین کے نام سے فارسی غزلیات اور قصائد کا ایک مجموعہ شائع کیا، لیکن حافظ شیرانی نے ایک فاضلانہ اور مدلل مضمون لکھ کر، اس کے مستند ہونے پر شکوک وشبہات کا اظہار کیا۔

۲۸۔ آب کوثر، ص ۱۸۲۔

۲۹۔ محمد اکرام، رود کوثر، ص ۳۷۔

۳۰۔ ایضاً، ص ۶۴۔

۳۱۔ رود کوثر، ص ۱۹۰۔

۳۲۔ ایضاً، ص ۲۱۳۔

۳۳۔ رود کوثر، ص ۵۷۳

۳۴۔ ایضاً۔

۳۵۔ ایضاً۔

۳۶۔ ایضاً۔